© rasailojaraid.com

دل کی بات

مدیر

حکومت، عدلیہ تصادم......کیا رنگ لائے گا؟

مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ کسی بھی ریاست کے بنیادی ادارے ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے باہم جُڑے ہوں اور ان میں ہم آہنگی موجود ہو تو ریاست مضبوط اور اس کا نظام مستحکم ہو جاتا ہے۔ افسوس! استعماری قوتوں کی سازشوں اور ہمارے حکمرانوں کی نااہلی نے وطنِ عزیز کے ان اداروں میں کبھی اتفاق کی فضا کو قائم نہیں رہنے دیا۔ قوم نے بڑی قربانی دے کر اور صبر آزما جدوجہد کر کے چیف جسٹس افتخار چودھری کو بحال کرایا تھا کہ کوئی ایک ادارہ ہی ٹھیک ہو جائے۔ قوم کو انصاف ملے، مجرموں کا احتساب ہو، لٹیروں کو سزا ملے اور قومی خزانے سے لوٹی ہوئی رقم واپس ملے۔ لیکن......

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

حکومت ایک بار پھر عدلیہ کے سامنے سینہ تان کر کھڑی ہے۔ عدالتِ عظمٰی کے فیصلوں کو نہ صرف حکومت ماننے سے انکاری ہے بلکہ ان کی دھجیاں بکھیر کر توہین و تذلیل کی جارہی ہے۔ عدالتِ عظمٰی ''ظفر قریشی'' کو بحال کرتی ہے تو حکومت اُسے معطل کر دیتی ہے۔ ''سہیل احمد'' کی برطرفی کا نوٹس لیتی ہے تو حکومت برہم ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عدلیہ بددیانتوں، ظالموں اور قومی مجرموں کو سزا دینا چاہتی ہے لیکن کرپٹ حکمران نہ صرف انھیں پناہ دے رہے ہیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی کر رہے ہیں۔ لٹیرے دندنا رہے ہیں اور عوام انگشت بدنداں ہیں۔ اگر خدانخواستہ عدلیہ کا گلا دبایا گیا تو پھر ملک میں کبھی قانون کی حکمرانی ہوگی نہ عوام کو انصاف ملے گا۔

حکمرانوں کی چار سالہ کارکردگی کے بھیانک نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ زنا، شراب، قتل، ڈاکے، اغوا جیسے جرائم عروج پر ہیں۔ امن کی جگہ خوف نے لے لی ہے۔ کراچی خون میں نہا گیا، خیبر پختونخواہ بم دھماکوں سے لرز رہا ہے۔ وزیرستان مستقل امریکی ڈرون حملوں کی زد میں ہے اور بے گناہ شہریوں کی لاشوں کا فرش بچھایا جارہا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ بننے کا صلہ یہ ملا کہ امریکی کانگریس نے پاکستانی امداد میں کمی کا بل متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان کو دیے جانے والے ایک ایک ڈالر کا حساب لیا جائے گا۔ ملکی معیشت تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے اور پاکستان کو امریکی امداد کے آکسیجن ٹینٹ میں پہنچانے والے حکمران مایوسیوں کے سمندر میں ڈبکیاں لے رہے ہیں۔

ایبٹ آباد آپریشن کے بعد امریکہ، وزیرستان اور بلوچستان میں براہِ راست خود آپریشن کرنے کے ناپاک منصوبے بنا رہا ہے۔ جبکہ وزیر داخلہ رحمٰن ملک روزانہ ہزار بار جھوٹ بول کر سب اچھا کا راگ الاپ رہے ہیں۔ نئی نویلی کمسن وزیر خارجہ حنا ربانی کے کامیاب دورۂ بھارت کا خلاصہ یہ ہے کہ بھارتی پریس نے ان کے مذاکرات سے زیادہ ان کے ملبوسات اور زیورات کو کوریج دی ہے۔ ان حالات میں بھی اگر ریاستی اداروں میں تصادم کی فضا قائم رہتی ہے تو پھر خاکم بدہن قیامِ ریاست کا جواز بھی باقی نہیں رہتا۔ حکمران......عدلیہ کے سامنے سے ہٹ جائیں۔ فیصلوں کا احترام اور ان پر عمل درآمد کریں تاکہ قانون کی حکمرانی ہو، ملک میں امن ہو اور قوم کو انصاف ملے۔

© rasailojaraid.com